لقب اہل حدیث !!!

تحریر: ابوحمزہ پروفیسر سعید مجتبیٰ السعیدی

''اہل حدیث'' اس طائفہ منصورہ اور سعید الفطرت گروہ کا نام ہے جنہوں نے آغاز اسلام ہی سے ''حدیث'' یعنی قرآن وسنت کو اپنے پیشِ نظر رکھتے ہوئے ان کے علم وفہم اور ان پر عمل کو اپنا اوڑھنا بچھونا قرار دیا ہوا ہے۔ **الحمد لله علی ذالک.**

''حدیث'' کا اطلاق قرآن مجید پر بھی ہوتا ہے اور فرمان نبویؐ پر بھی۔ لہٰذا ''اہل حدیث'' کا معنی ہوا ''قرآن وحدیث کو بنیادی شرعی ماخذ قرار دینے والے۔'' یہ لقب اس قدر معزز، محترم اور مشرف ہے کہ مسلمانوں نے آغاز اسلام ہی سے اسے اختیار کرلیا تھا اور یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ ''اہل حدیث'' کو اپنے اس وصفی نام اور لقب سے والہانہ عقیدت ہے۔ تاہم انہیں اس نام پر اصرار نہیں بلکہ وہ ہر ایسے نام، وصف اور لقب کو اپنے لیے جائز سمجھتے ہیں جس سے ان کا انتساب محض اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کی طرف یعنی قرآن وحدیث کی طرف ہو۔ مثلاً: ''مسلم، محمدی، سلفی، اثری، اصحاب الحدیث، انصار السنہ، اہل السنہ اور اہل حدیث'' وغیرہ وغیرہ۔

اگر کسی مہربان نے ان کو طنزاً ''وہابی'' کا نام دیا تو ان کی جبیں پر شکن نہیں آئی بلکہ اسے بھی اس کے شکریہ اور خوش دلی کے ساتھ قبول کرلیا کہ شکر ہے آپ نے یہ تو تسلیم کرلیا کہ ہم ہی ''وہاب'' والے ہیں اور اگر کسی نے ان پر غیر مقلد کی پھبتی کسی تو انہوں نے اظہار مسرت ہی کیا کہ واقعی ہم رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں کسی دوسرے کی اطاعت وتقلید کو روا نہیں جانتے۔

حنفی، شافعی، مالکی، حنبلی اور جعفری وغیرہ تقلیدی مذاہب کے نام ہی ڈنکے کی چوٹ منادی کرتے ہیں کہ امام ابوحنیفہؒ، امام محمد بن ادریس الشافعیؒ، امام مالکؒ، امام احمد بن حنبلؒ اور امام جعفر صادقؒ وغیرہ کی ولادت اور علمی دنیا میں ان کی شہرت سے پہلے ان مذاہب کا وجود تک نہ تھا جبکہ دین اسلام ان سے بہت پہلے چلا آرہا تھا۔ مسلمان موجود تھے۔ وہ سب کچھ تھے مگر حنفی، شافعی وغیرہ ہرگز نہ تھے۔ سب کو تسلیم ہے کہ وہ لوگ

براہِ راست کتاب وسنت کے صافی چشموں سے راہنمائی لیتے اور انہی سے سیراب ہوتے تھے۔

اس وقت بھی مسلک دینِ حق تھا اور آج بھی یہی مسلک راہِ صواب ہے۔ اب کوئی ذہنی مریض ہی ''اہل حدیث'' کو بعد کے ادوار کی یا انگریز دور کی پیداوار کہہ سکتا ہے۔ یہ بھی اظہر من الشمس ہے مقلدین نے جن بزرگوں کو مرتبہ امامت پر فائز کر کے ان کے نام پر مذاہب جاری کیے ان کے پاس ان کو مرتبہ امامت پر فائز کرنے اور ان کے نام پر اجراءِ مذاہب کی تائید میں کوئی نص تو کیا، اشارہ تک موجود نہیں۔ جبکہ اہل حدیث کے امام وہ ہیں جن کی امامت ورسالتؐ پر ایمان لائے بغیر کوئی شخص نہ مسلمان ہوسکتا ہے اور نہ دائرہ اسلام میں داخل ہی ہوسکتا ہے۔

لوگوں کے خودساختہ ائمہ کرام کے نام پر مقلدین کا متفق ہونا کسی بھی صورت ممکن نہیں جبکہ امام اہل حدیث کی امامت وقیادت سب کو تسلیم ہے۔

اسی لیے امام ابن کثیرؒ نے واشگاف الفاظ میں تحریر کیا ہے کہ اہل حدیث کیلئے یہ بہت بڑا اعزاز ہے کہ ان کے امام محمد ﷺ ہیں۔ قیامت کے دن جب لوگ اپنے اپنے مزعومہ ائمہ کے ساتھ ہوں گے، اہل حدیث اپنے امام محمد ﷺ کے جلو میں ہوں گے۔ ان شاء اللہ

یہ بھی اہل حدیث کی عظمت ہے کہ آج تک انہوں نے اپنے عقیدے، عمل حتیٰ کہ نام تک پر بھی مداہنت نہیں برتی اور نہ کسی سے اس بارے میں مفاہمت ہی کی ہے۔ کسی بستی، شہر، یا علاقے میں خواہ ایک ہی فرد، اس مسلک سے وابستہ ہو تو وہ بھی اپنے اہل حدیث ہونے کا برملا اعتراف کرنے میں خوشی محسوس کرتا ہے کہ جہاں لوگ غیر اللہ اور غیر نبی کی طرف نسبت کرتے ہیں تو اہل حدیث اپنے رب اور اس کے رسول کی طرف انتساب میں جھجک کیوں محسوس کرے؟

کوئی رہے ہو کا کسی
ہم ہیں چکے ہو کے نبیؐ

ہماری تمام مساجد کے نام مساجد اہل حدیث نمائندہ تنظیم کا نام مرکزی جمعیت اہل حدیث اور جماعتی آرگن کا نام ہفت روزہ ''اہل حدیث'' انہی جذبات کا غماز وعکاس ہے۔ الحمدللہ۔